ڈبلیو سیریز--1998--۷اواں درس

موضوع--حضرت سعید بن زیدؓ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(۹ سورہ التوبہ آیت ۱۰۰)صدق اللہ العظیم

ترجمہ--- آگے بڑھ کر پہل کرنے والے مہاجرین میں سے اور انصار میں سے اور جن لوگوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہوئے اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے ان کے لئے جنت ہے جس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی فوزا العظیم ہے(یہ بہت بڑی کامیابی ہے)

آیئے اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں جس نے اپنی قدرت کاملہ سے آج ہمیں ایمان کے ساتھ رمضان المبارک کی انمول گھڑیوں میں دن کے روزے اور راتوں کو قرآنِ کریم سے حالت نماز میں اپنا احتساب کرتے ہوئے ۷اویں درس تک لا پہنچایا ہے

کتنے ہی ہمارے محسن، عزیز واقارب ایسے ہیں جو گزشتہ سال تو ہمارے ہمسفر تھے اب اللہ کو پیارے ہو چکے، اُن کے لئے مغفرت کی دعاؤں کے ساتھ زندگی کی مہلت سے بھرپور فائدہ اٹھایئے،

آیئے پہلے پھر سے ذہنوں میں تازہ کرلیں کہ ہر موجد اپنی ایجاد سے پہچانا جاتا ہے ،خالق اپنی مخلوق کی عظمتوں سے پہچانا جاتا ہے، درخت اپنے پھل سے اور استاد اپنے شاگردوں کی عظمتوں سے۔آیئے صحابہ کی عظمتوں سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانیں۔

آج کے صحابیؓ عشرہ مبشرہ کی ایک اور عظیم شخصیت

حضرت سعید بن زیدؓ ہیں

۱-پہلی عظمت---سعید بن زیدؓ کا رسول اللہ ﷺ سے دسویں پشت میں نسب جا ملتا ہے، آپؓ حضرت عمرِ فاروقؓ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی تھے حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہؓ ان کے عقد میں تھیں۔

۲-دوسری عظمت---تحقیق وتبلیغ سرِشت (مزاج) میں لے کر پیدا ہوئے تھے، جستجوئے حق میں دور دراز ممالک کے سفر کئے اور بہت سے یہودی اور عیسائی علماء سے ملے، آپ اپنے ہم وطنوں سے صاف الفاظ میں کہا کرتے تھے کہ ہماری مذہبی حالت ٹھیک نہیں ہے اور پھر اُن سے کہتے کہ تم دینِ حنیف اختیار کرو، شرک و بت پرستی کو ترک کردو، وہ جب شام کے سفر سے لوٹے تو اللہ کے حضور دستِ دعا بلند کئے کہ اللہ تُو گواہ ہے میں دینِ حنیف پر چلنے والا ہوں آپ کو ہمیشہ اس پر فخر رہا، آپ دینِ ابراہیمی کے پیروکار تھے قریش سے کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم تم لوگوں میں سے میرے علاوہ کوئی بھی دینِ ابراہیمی پر قائم نہیں ہے

۳-تیسری عظمت---عرب اپنی معصوم بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، سعید بن زیدؓ اور ان کے والد بزرگوار اس کے سخت خلاف تھے اور ان بچیوں کی جان بچانے میں بڑی خوشی محسوس کرتے تھے ان کے والدین سے ان کو لے کر خود ان کی پرورش کیا کرتے تھے۔

۴-چوتھی عظمت---حضرت سعید بن زیدؓ قبولِ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے ہیں جونہی اللہ کے رسول ﷺ نے توحید کی دعوت دی تو آپؓ مع اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہؓ کے فوراً لبیک کہہ کر بڑھے اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوگئے، دوسرے صحابہؓ کی طرح آپؓ بھی امرِ رب، اذنِ رب بڑی بڑی آزمائشوں سے گزرے، بہت تکلیفیں اٹھائیں مگر آپؓ پوری طرح سے ثابت قدم رہے، شروع ایام ہی میں آپؓ نکھر چکے تھے اور ایمان لانے کے بعد عبادت میں مشغول رہتے تھے گو اس وقت چھپ چھپ کر عبادت ہوتی تھی۔

۵-پانچویں عظمت---حضرت سعید بن زیدؓ کا ایک روایت کے مطابق عمر فاروقؓ کے ایمان کا ذریعہ بنا ہے، آپؓ کی زوجہ محترمہ اس سعادت میں برابر کی شریک ہیں، حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کے بارے میں دو روایتیں ہیں ایک کا خلاصہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ دارالارقم میں رہ رہے تھے اور عمر ابھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں بنے تھے اسلام کے شدید ترین مخالفین میں

سے تھے ایک دن تلوار لے کر سرورِ کائنات ﷺ کے قتل کے ارادے سے نکلے، رستے میں ایک صحابیؓ ملے انہوں نے تیور دیکھ کر پوچھا عمر کہاں جا رہے ہو اور جب عمر نے ارادہ بتایا تو صحابیؓ کہنے لگے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لے لو تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں، غصے سے تلملا اٹھے، سیدھے حضرت سعیدؓ کے گھر پہنچے اس وقت ان کی بہن فاطمہؓ سورہ طٰہٰ کی تلاوت فرما رہی تھیں ان کو آتے ہوئے دیکھا فوراً صفحات کو چھپا دیا۔ حضرت عمر نے اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مارا پیٹا لہولہان کر دیا مگر ان کے ایمان میں ذرہ لغزش نہ آئی اور پھر اپنی بہن سے کہنے لگے کہ مجھے پڑھ کر سناؤ جب انہوں نے سورہ طٰہٰ سنائی تو دل بدل گیا اسی وقت آقائے نامدار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا،

اس روایت میں یقیناً محدثین کو کچھ کلام ہے کیوں کہ ایک دوسری روایت خود عمرِ فاروقؓ سے مروی ہے

اور وہ یہ ہے کہ ایک شب (عمرؓ سے منقول ہے) کہ میں نبی کریم ﷺ کو چھیڑنے کے ارادے سے نکلا، رسالت مآب ﷺ مسجدِ حرم میں داخل ہو گئے نماز شروع کر دی جس میں آپ ﷺ (۶۹ سورہ الحاقہ) کی تلاوت فرما رہے تھے، کلامِ الٰہی کے اسلوبِ بیان اور بلاغت کی بنیاد پر عمرؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کسی شاعر کا کلام ہے اور اس وقت وہ آیت کریمہ نبی کریم ﷺ تلاوت فرما رہے تھے کہ

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۔۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں،

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ (۴۱) مگر تم بہت کم ایمان لاتے ہو

ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ تو نعوذ باللہ کوئی کاہن ہیں انہوں نے میرے دل کی بات سمجھ لی ہے، عین اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے اگلی آیت تلاوت فرمائی جس میں ارشادِ ربانی ہے کہ

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۔۔۔ یہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (۴۲) تھوڑے سے نصیحت پکڑتے ہو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۴۳) بلکہ یہ کلامِ الٰہی ہے یہ پروردگارِ عالم کا اتارا ہوا ہے، اس کا دل پر عجیب اثر ہوا، اور نبی کریم ﷺ نے سورہ ختم کی تو دل نورِ ایمان سے منور ہو چکا تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں واقعات ایک دوسرے کے بعد ہوئے ہوں، پہلے واقعے میں وہ کفر کی نحوست نکال دی ہو اور دوسرے واقعہ نے قلب کی گہرائیوں میں ایمان کو راسخ کر دیا ہو، بہرکیف اگر پہلی روایت لی جائے تو یہ حضرت سعیدؓ اور ان کی زوجہ محترمہؓ کا بہت بڑا شرف ہے کہ اللہ نے ان دونوں سے عمر فاروقؓ کو منزل تک پہنچا دیا اور اسلام کو فاروقِ اعظمؓ عطا کر دیا۔

۶-چھٹی عظمت---بدر میں جائے بغیر اصحاب بدر بنے ،اجروثواب سے نوازے گئے ،غزوہ بدر پیش آیا تو آپؓ مدینہ منورہ سے آقائے نامدار ﷺ کی طرف سے ایک خدمت پر مامور تھے،اُس وقت مدینہ پہنچے جب فتح بدر کے بعد مجاہدین مدینہ آرہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعیدؓ کو جہاد کے ثواب کی بشارت دی اور مالِ غنیمت میں سے بھی برابر کا حصہ دیا، یوں بدر میں نہ ہوتے ہوئے بدر کے انعامات سے نوازے گئے۔ آپؓ تمام غزوات میں شامل رہے اور نہایت جرات سے، ایمان و یقین سے شہادت کی طرف بڑھتے ہوئے کارنامے انجام دیتے رہے۔

۷-ساتویں عظمت---منصب گورنر پر شرکتِ جہاد کو ترجیح دینا--(یہ جو سالہا سال سے امت مسلمہ بھٹک رہی ہے ، میرے محسنو اگر تمہیں اللہ نگاہ دے دے اور تم تجزیہ کرو اور ہوسِ اقتدار کی لعنت سے بچ جاؤ، کامیاب ہو جاؤ گے) جب حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح نے آپؓ کو دمشق کا گورنر نامزد کیا تو آپؓ نے لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپ لوگ تو جہاد کی سعادت سے مالا مال ہوں اور میں اس سے محروم ہو کر دمشق میں گورنری کرتا رہوں، لکھا کہ میں عنقریب پہنچ رہا ہوں میری جگہ کسی اور کو گورنر بنادیں۔

۸-آٹھویں عظمت---شہادت کی موت کی تلاش میں لگے رہتے تھے، جب شام پر فوج کشی ہوئی تو آپؓ پیدل فوج کے ایک دستے کے افسر مقرر ہوئے، دمشق اور یرموک کے معرکوں میں شاندار کارنامے انجام دیئے۔

۹-نویں عظمت---فہم و فراست، فضل و کمال اور اصابت رائے میں حضرت سعیدؓ کا ایک خاص مقام تھا، شیخین آپؓ کو بڑی قدر و منزلت سے دیکھا کرتے تھے، آپؓ کا شمار چند مخصوص اہلِ رائے میں ہوتا تھا اور تمام امور میں آپؓ سے مشورہ لیا جاتا تھا، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آخری وقت میں جب حضرت عمرؓ کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس انتہائی اہم معاملہ میں جن تین کبار صحابہؓ سے مشورہ کیا گیا تھا ان میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تھے، حضرت عثمان غنیؓ تھے اور تیسرے حضرت سعیدؓ تھے۔

۱۰-دسویں عظمت---حضرت عمرؓ نے آخری وقت میں انتخابِ خلیفہ کے لئے جن چھ افراد کو نامزد کیا تھا وہ سب عشرہ مبشرہ میں شامل تھے اور (دیکھئے غور کیجئے) حضرت سعید بن زیدؓ ہی وہ واحد فرد ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے مجلسِ شوریٰ میں شامل نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؓ حضرت عمرؓ کے قریبی رشتہ دار، چچازاد بھائی، اور بہنوئی تھے اور حضرت عمرؓ نہیں چاہتے تھے کہ آپؓ کی خلوصِ نیت پر کوئی اقرباء پروری کا گمان کرے، اس وجہ سے آپؓ نے اپنے محترم لڑکے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بھی خلافت کی امیدواری سے محروم کر دیا تھا مشورے میں رکھا تھا۔ دوسری بات قبائل کی عصبیتیں--حضرت سعید بن زیدؓ

بھی عدی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت عمرؓ سے جب کچھ صحابہؓ نے جا کر سفارش کی اور عبداللہ بن عمرؓ کو نامزد کرنے کے لئے کہا تو آپؓ نے کہا کہ یہ میرے لئے کوئی پسندیدہ بات نہ ہوگی کہ میں اپنے کسی گھر والے کے لئے خلافت چاہوں، (اور سبحان اللہ سنئے کیا بیان ہے)فرمایا کہ اگر یہ بھلائی ہے تو ہمیں، ہمارے خاندان کو حاصل ہو چکی ہے اور اگر برائی ہے تو اس کا ہم سے دُور رہنا ہی اچھا ہے خاندانِ عمرؓ کا ایک فرد ہی محاسبے کے لئے کافی ہے ،امتِ محمدی کی مسئولیت کے لئے کافی ہے

۱۱-گیارھویں عظمت---مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھا اور حق پر مضبوطی سے جسے حق سمجھا قائم رہے، کلمۃ الحق میں نہایت جری اور بیباک تھے اب کچھ دو ایک واقعات سنئے۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد ہر طرف سبائی، مجوسی، یہودی سازشوں کے گمراہ کردہ باغیوں کا غلبہ تھا۔ حضرت سعیدؓ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں نے عثمانؓ کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے کہ اگر پہاڑ بھی لرز اٹھے تو کوئی حیرت کی بات نہیں، دیکھئے کنڈمنیشن کتنی سخت ہے، ساتھ نہیں دیا۔

۱۲-بارھویں عظمت---حضرت علیؓ کے خلاف بیہودہ گفتگو سننے پر کس ایمان و یقین اور جرات سے گورنر مغیرہ بن شعبہ سے الجھے۔ سیاسی تدبر اور دانائی میں مشہور ایک دن سعید بن زیدؓ بھی وہاں جا پہنچے، آپؓ کے درجہ و عظمت و شان سے واقف تھے گورنر دیکھتے ہی استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم وتکریم کے ساتھ بٹھایا (امرِ رب اذنِ رب، صحابہؓ کے امتحانات میرے محسنو صحابہؓ ہی کے مقام سے ہونے تھے)اتنی دیر میں ایک بدنصیب آیا جس نے حضرت علیؓ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے، حضرت سعیدؓ وہیں بیتاب ہوئے اور کہا کہ مغیرہ بہت افسوس کی بات ہے کہ لوگ آتے ہیں اور تمہارے سامنے حضرت علیؓ کے بارے میں بیہودہ بات کرتے ہیں اور تم انہیں منع نہیں کرتے اس کے بعد آپؓ نے عشرہ مبشرہ کے نو نام گنوائے (مغیرہ کو گنوار ہے ہیں)اور بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں آقائے نامدار ﷺ نے اسی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی یہی تو عشرہ مبشرہ بنے اور کہا کہ ان میں حضرت علیؓ کا نام ہے کیسے کوئی غلط بات کہنا تصور کر سکتے ہو، لوگوں نے اصرار کیا کہ یہ نو نام بتا رہے ہو دسواں کیوں نہیں بتاتے ؟اور نہایت عاجزی سے عرض کی کہ دسواں میں ہوں۔

۱۳-تیرھویں عظمت---رب رحیم نے سعید بن زیدؓ کو مستجاب الدعوات بنایا تھا جو دعا مانگتے تھے قبول ہو جاتی تھی، قسم نہیں کھاتے تھے اور اپنے اور دوسروں کے حقوق کی سختی سے حفاظت فرماتے تھے کبھی کسی کی طاقت سے مرعوب نہ ہوتے تھے، مروان جیسے سخت گیر حاکم کے سامنے (جو اس وقت مدینہ کا گورنر تھا) اعلانیہ اظہار حق کرتے تھے ایک بدنصیب اروی نامی عورت کی زمین آپؓ کی زمین کے ساتھ تھی (شیطان اور نفس کہاں کہاں لے کر جاتا ہے کیسے جہنم کے گڑھے میں جا کر دھکیلتا

ہے)اس نے حضرت سعیدؓ کے خلاف دعوٰی دائر کر دیا کہ انہوں نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے، وہ بدبخت جانتی تھی کہ یہ قَسم نہیں اُٹھاتے ،مروان نے تحقیق کے لئے دو آدمی مقرر کر دیے، یہ اطلاع ملتے ہی آپؓ سیدھے مروان کے پاس پہنچے اور مروان سے کہا کہ یہ ضرور ہے کہ میں اپنے حق اور مال کی حفاظت آخری قطرہ خون تک کروں گا اس لئے کہ آقائے [illegible]

الفاظ تھے(اور یہاں رک کر میں پھر عرض کروں گا کہ حضور مالِ حرام کی حفاظت کا ذکر نہیں ہے وہ تو کمایا ہی نہیں جا سکتا اور ایمان کی حفاظت [...] چھوڑ کر مال کی حفاظت کا ذکر نہیں ہے) حضرت سعیدؓ نے کہا کہ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں دوسروں کے حقوق کا بھی [...]ں اتنا ہی احترام کرتا ہوں، اب پھر حدیث سے دلیل دی، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے (ذرا غور سے سنئے) [...] کہ اگر کوئی کسی کی بالشت بھر زمین بھی ظلم وستم سے دبالے گا تو ایسی سات زمینیں قیامت کے دن اس کے گلے کا ہار ہوں گی اور [...] وہ اس کی پاداش میں پکڑا جائے گا(متفق علیہ)عورت اس کے بعد بھی اپنے دعوٰی پر قائم رہی، مروان نے آپؓ سے قَسم کھا[...]نے کو کہا حضرت سعیدؓ نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ زمین تم اسے دے دو

وہیں اروی [...] **بدنصیب عورت کے حق میں بددعا کی(یہ بددعا اتنا ہی دین کا حصہ ہے جتنی دعا ہے**)ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اللہ اگر یہ عورت [...] جھوٹی ہے اور تیرے بندے کو ذلیل کرنا چاہتی ہے تو یہ اندھی ہو کر مرے اور خود اس کے گھر کا کنواں اس کی قبر بنے، بڑے [...] پائے کے صحابیؓ تھے مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی،

اروی اندھی [...] ہوگئی اور اپنے گھر کے کنویں میں گر کر مرگئی اور اس بات کا اتنا چرچا ہوا کہ لوگوں کے ساتھ جب یہ سلسلہ پیش آتا تھا تو وہ بدد[...]عا کے طور پر کہتے تھے تمہارا وہی انجام ہو جو اروی کا انجام ہوا(تم نے دیکھا قرآنِ کریم میرے محسنوں قسمیں اٹھانے کے [...] لئے نہیں بنا ہے، سمجھنے کے لئے، عمل کرنے کے لئے بنا ہے)

۱۴-چود[...]ھویں عظمت---سعید بن زیدؓ نے ۷۰ سال کی عمر میں یا کچھ روایت کے مطابق ۵۰ سال کی عمر میں مدینہ کے قریب مقام [...] عقیق میں رحلت فرمائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے غسل دیا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع [...]میں دفن ہوئے اور یوں حضرت رافع بن مالکؓ کے مواخاتی بھائی عشرہ مبشرہ کے بزرگ سے امتِ مسلمہ محروم ہوگئی۔

اگر آپ نے اس عاجز کی آج کی بھی معروضات کو ایمان اور عمل کے ارادے سے سنا تو مبارک ہو

--اب آپ[...] کی نگاہیں فکرِ آخرت سے ہرگز نہیں ہٹیں گی،

---اب ش[...]یطان آپ کو منصبوں کا پجاری نہیں بنا سکے گا،

----آپ [...] ہوسِ اقتدار کے غلام نہیں بنیں گے،